

E-mail
Q

ذیل کا جواب

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام اس مسئلے کے بارے میں کہ:

اگر کوئی شخص رمضان کے روزے میں جان بوجھ کر نسوار منہ میں رکھے اور اس بات کا اہتمام کرے کہ کوئی جزء حلق سے نیچے نہ جائے تو اس میں صورت میں روزے کا کیا حکم ہے؟ کیا روزہ ٹوٹے گا اور قضاء اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے؟ اور اگر نسوار کا کوئی جزء حلق سے نیچے اتر جائے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟ کیا اس صورت میں کفارہ لازم آئے گا یا صرف روزہ ٹوٹے گا اور قضاء لازم ہوگی؟

براہ کرم شریعت کی روشنی میں جواب عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

جزاکم اللہ خیرا المستفتی

(مولانا) محمد اسلم

شریہ کوآرڈینیٹر، انڈس ہسپتال، کراچی

رابطہ نمبر: 03212989566





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب حامدا ومصليا

نسوار منہ میں رکھنے سے اگرچہ واضح طور پر اس کا کوئی جزء حلق میں جاتا ہوا محسوس نہ بھی ہو، تاہم غالب امکان یہی ہے کہ لعاب کے ساتھ ساتھ اسکے معمولی اجزاء حلق میں چلے جاتے ہیں، جب تکی وجہ سے انسان نسوار کا ذائقہ محسوس کرتا ہے اور حلق میں اجزاء کے جانے سے روزہ ٹوٹ جائیگا، لہذا روزہ میں نسوار منہ میں رکھنے سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ (ماخذہ تبویب بتصرف: ۱۶۰۶ / ۲۸، فتاویٰ عثمانی: ۲ / ۱۹۲، فتاویٰ مفتی اعظم رحمہ اللہ بتصرف: ۳ / ۳۲۸)

البتہ نسوار سے روزہ ٹوٹنے کی صورت میں راجح یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت میں صرف قضاء لازم ہو، کفارہ لازم نہ ہو، کیونکہ نسوار ”غذا یا دواء“ کے طور پر پیٹ میں نہیں اتاری جاتی، بلکہ غیر ارادی طور پر اگر اس کا کوئی معتدبہ حصہ حلق میں چلا جائے تو اس سے حلق میں جلن اور تکلیف محسوس ہوتی ہے، لہذا اسکے حلق میں جانے کی صورت میں صرف قضاء لازم ہوگی، کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ البتہ اگر کوئی شخص نسوار کھانے کا عادی ہو اور منہ اندر جانے کا یقین ہو جائے اور قصداً ایسا ہو تو کفارہ بھی لازم ہوگا۔ (ماخذہ فتاویٰ مفتی اعظم رحمہ اللہ بتصرف: ز ۲۵۳ / ۲۰۷)

فتح القدیر للکمال ابن الہمام - (۲ / ۳۴۵)

(قوله: وقيل إذا لم يكن ملتئما) بأن لم يمضغه أحد وإن كان أبيض. وكذا إذا كان أسود وإن مضغه غيره لأنه يتفتت وإن مضغ والأبيض يتفتت قبل المضغ فيصل إلى الجوف. وإطلاق محمد عدم الفساد مع محمول على ما إذا لم يكن كذلك للقطع بأنه معلل بعدم الوصول. فإذا فرض في بعض العلك معرفة الوصول منه عادة وجب الحكم فيه بالفساد لأنه كالمتيقن

المبسوط للسرخسي، دار المعرفه - (۳ / ۱۰۰)

(قال: وإذا أكل الصائم الطين، أو الحص، أو الحصاة متعمدا فعليه القضاء ولا كفارة عليه وقد بينا هذا ومراده طين الأرض فأما إذا أكل الطين الأرمي تلزمه الكفارة.... (قال) ابن رستم: قلت لمحمد فإن أكل من هذا الطين الذي يقلى ويؤكل، قال: لا أدري ما هذا والصحيح أنه تلزمه الكفارة؛ لأنه يؤكل تفكها ويؤكل على سبيل التداوي فقد ينفع المرطوب. (قال): ويكره للصائم مضغ العلك ولا يفطره؛ لأن مضغ العلك، يدغ المعدة ويشهي الطعام ولم يأن له فهو اشتغال بما لا يفيد، والناظر إليه من بعد يظن أنه يتناول شيئا فيتهمه ولا يأمن أن يدخل شيئا منه حلقه فيكون معرضا صومه للفساد، ولكن لا يفطره؛ لأن عين العلك لا تصل إلى حلقه إنما يصل إليه طعمه، وهذا إذا كان العلك مصلحا ملتئما فأما إذا لم يكن ملتئما فمضغه حتى صار ملتئما يفسد صومه؛ لأنه تتفتت أجزاءه فيدخل حلقه مع ريقه.

فی فتاویٰ مفتی اعظم رحمہ اللہ:

الجواب: جہاں تک مجھے معلوم ہے، یہ قضیہ فرضیہ خلاف واقع ہے۔ تمباکو اور نسوار کے رقیق و لطیف

اجزاء جو ف میں ضرور پہنچتے ہیں، لہذا روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ یہی ہمارے اکابر کا فتویٰ ہے۔ واللہ سبحانہ
و تعالیٰ اعلم

وفیہ:

الجواب: نسوار منہ میں رکھنے والوں سے تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ عادیہ ایسا نہیں ہوتا کہ اس کا کچھ
حصہ حلق میں نہ جائے، اسلئے نسوار کو منہ میں یا ناک میں رکھنے سے روزہ فاسد ہی قرار دیا جائے گا۔ البتہ
صرف قضاء لازم ہوگی، کفارہ نہیں اور اگر اندر جانے کا یقین ہو جائے اور قصداً ایسا ہو تو کفارہ بھی لازم
ہوگا۔ واللہ اعلم، بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ..... واللہ تعالیٰ اعلم

محمد طلحہ ہاشم عفی عنہ

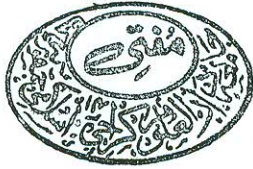
محمد طلحہ ہاشم عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

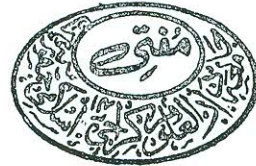
۱۸ ذی الحجہ ۱۴۳۳ھ

۲۱ ستمبر ۲۰۱۲ء

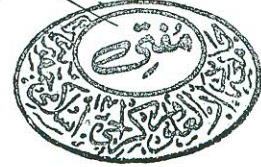
الجواب صحیح
بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ
۱۸ ذی الحجہ ۱۴۳۳ھ



الجواب صحیح
بندہ محمد شفیع عثمانی عفا اللہ عنہ
۱۸-۱۲-۱۴۳۲ھ



الجواب صحیح
بندہ محمد شفیع عثمانی عفا اللہ عنہ
۱۸-۱۲-۱۴۳۲ھ



الجواب صحیح

بندہ محمد شفیع عثمانی عفا اللہ عنہ
۱۸ ذی الحجہ ۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد شفیع عثمانی عفا اللہ عنہ
۱۸ ذی الحجہ ۱۴۳۳ھ

